السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام بیچ اس مسئلہ کے کہ ایک شخص محب نامی فوت ہوگیا جس نے وارث چھوڑے ایک بیوی ساواں، دو بیٹیاں، سنگھار اور بھاگ بھری، اور ایک پوتی عرب خاتون ایک بھانجا دین محمد۔ محب نے بیماری کی حالت میں اپنی زمین اپنی پوتی عرب خاتون اور اپنے بھانجے دین محمد کو ہبہ کردی، مگر یہ ساری جائیداد مل جلی تھی اسی حالت میں محب فوت ہوگیا۔ زمین کا قبضہ فوت ہونے والے کے پاس ہی تھا۔ جواب کی وضاحت کریں۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے فوت ہونے والے کی ملکیت سے اس کے کفن دفن کا خرچ کیا جائے گا، پھر اگر قرض ہے تو اسے کو ادا کیا جائے گا، پھر اگر وصیت کی ہے تو کل مال کے تیسرے حصے تک ادا کی وصیت کو پورا کیا جائے گا۔ اس کے بعد ساری جائیداد (منقولہ اور غیر منقولہ) کو ایک روپیہ قرار دے کر تقسیم اس طرح ہوگی۔

فوت ہونے والے محب کی کل ملکیت 1 روپیہ

ورثاء: ایک بیوی کو 2 آنے، دو بیٹیوں سنگھار اور بھاگ بھری کو مشترکہ طور پر 10 آنے 8 پیسے، پوتی عرب خاتون محروم، بھانجا دین محمد محروم۔

باقی جو ملکیت 3 آنے 4 پیسے بچی ہے اسے دوبارہ بیٹیوں میں برابر برابر تقسیم کیا جائے گا یعنی ہر ایک بیٹی کو 10 آنہ 8 پیسے دیے جائیں گے۔ باقی ہبہ برقرار نہیں رہے گی کیونکہ ابھی تک فوت ہونے والے کے قبضہ میں تھی۔ واللہ اعلم بالصواب

موجودہ اعشاری فیصد نظام میں یوں ہوگا

ملکیت 100

بیوی 8/1/12.5

2 بیٹیاں 3/2/87.5

پوتی محروم بھانجا محروم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ راشدیہ]

صفحہ نمبر 620

محدث فتویٰ